بنو قُریظہ کا انجام

بنو قُریظہ کا انجام

سیّد عابد زبصس

جامعہ تعلیماتِ اسلامی پاکستان

پوسٹ بکس ۵۴۲۵ - کراچی - پاکستان

جملہ حقوق دائمی طور پر بحق ناشر محفوظ ہیں

نگران ——— رضا حسین رضوانی

کمپوزنگ ——— کمپیکٹ سروسز

تصاویر ——— محمد ہارون آرٹسٹ

مطبع ——— پرائما پرنٹرز کراچی

طبع اول ۱۹۹۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ
اَجْرًا عَظِيْمًا

اجرِ عظیم کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے

جہاد کرنے والوں کو، بیٹھ رہنے والوں پر،

کہیں فضیلت بخشی ہے۔

(سورۃ نساء۔ آیت ۹۵)

بچّوں کے لیے دلچسپ اور معلوماتی کہانیاں

حکایاتِ قرآن

لُقمان حکیم

آدمؑ اور حوّا —— ہُودؑ و عاد

قتل کا مُوجِد

جنّت کی سیر —— بہشتی مینڈھا

آگ بنی گلشن

عجیب اُونٹنی —— ملکۂ سبا

عُمرِ دراز کیوں ؟

تفسیرِ قرآن

مشطُوب خدا کے گھر میں —— چڑیاں چگ گئیں کھیت

نجرانیوں کا وفد

سماحہ کا قصّہ —— سات نوجوان

ابولہب اور اُمِّ جمیل

اسرائیلی سیٹھ —— عامُ الفیل

آرزو اور فرمائش

گُلّن خان —— ڈاکٹر کارنو

بنو قریظہ کا انجام

دادی امّاں اپنی سلائی کی ٹوکری سامنے رکھے لیلیٰ کے ننھّے سے دوپٹے پر بیل ٹانک رہی تھیں کہ لیلیٰ دوڑتی ہوئی آئی---

"دادی اماں---! دادی اماں---!!! یہ اَشتَر بھائی---" وہ تیزی سے تخت پر چڑھی اور ان کے پیچھے چھپنے لگی---

"لیلیٰ--- بچّی تم نے تو مجھے ہولا دیا ہے--- ابھی جو سُوئی لگ جاتی تو--- یہ پھر تم دونوں میں کس بات پہ جنگ چھڑ گئی"--- دادی اماں ناراض ہوئیں۔

تب تک اَشتَر بھی ہاتھ میں اخبار لئے اس کا پیچھا کرتا ہوا دوڑا چلا آیا--- لیلیٰ نے شور مچا دیا---

"دادی اماں--- دادی اماں---!! دیکھیں یہ اَشتَر بھائی مجھے ڈراتے ہیں---"

دادی اماں نے اَشتَر کا بازو پکڑ کر اسے قریب ہی بٹھا لیا--- "کیوں اَشتَر--- تم بہن کو کیوں ڈرا رہے ہو--- یہ بہت بُری بات ہے---"

"دادی اماں--- میں تو اسے بس یہ تصویر دکھا رہا تھا--- یہ کہتی ہے کہ مجھے اس سے ڈر لگتا ہے---" اَشتَر نے اپنی صفائی پیش کی۔

"کونسی تصویر ہے--- دکھاؤ مجھے بھی ذرا---" دادی اماں نے اپنی عینک ناک پر جماتے ہوئے کہا---

"دیکھیں دادی اماں--- یہ دو غدّاروں کو پھانسی ہو رہی ہے--- میں لیلیٰ کو دکھا رہا تھا کہ پھانسی کس طرح ہوتی ہے---"

"دادی اماں--- ان سے کہیں کہ یہ تصویر یہاں سے لے جائیں اور اپنے کمرے میں لگالیں---" لیلیٰ نے پھر دادی اماں کے پیچھے چُھپتے ہوئے کہا۔

دادی اماں غور سے تصویر دیکھنے لگیں--- اَشْتَر نے لیلیٰ کا مُنہ چڑایا۔

"دادی اماں--- یہ تو بُرے لوگ تھے نا--- اچھا ہوا ان کو سزا ملی۔ بھلا ان سے ڈرنے کی کیا بات ہے---"

"ہاں جب رات کو ان کی رُوح آپ کے کمرے میں آئے گی نا--- تو پھر مزہ آئے گا---" لیلیٰ نے منہ بِگاڑ کر کہا۔

"نہیں بیٹا--- یہ رُوحیں وغیرہ کمروں میں نہیں آیا کرتیں---" دادی اماں نے اخبار تہہ کر کے اپنے تکئے کے نیچے رکھ دیا--- "بس اب کوئی کسی کو نہیں ڈرائے گا--- اور لیلیٰ بیٹی--- تم یہاں آکر میرے سامنے بیٹھو--- اس میں ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے--- ایسے بُرے لوگوں کا یہی انجام ہوتا ہے--- وہ جیسا کرتے ہیں انہیں اس کا ویسا ہی بدلہ مل جاتا ہے--- غدّاری ایک بہت بڑا جرم ہے بیٹا--- اس سے پوری قوم کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے اس کی سزا موت ہے--- تاکہ اس شخص کو ہی ختم کردیا جائے--- جو دشمنوں کے ساتھ مل کر پوری قوم کو تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہے--- کیونکہ

اگر اسے زندہ چھوڑ دیا جائے--- تو پھر وہ دشمن کے ساتھ مل جائے گا--- صرف مسلمان ہی نہیں--- دُنیا کی ساری قومیں غدّاری کو سب سے بڑا جُرم سمجھتی ہیں--- تمہیں میں نے "بنُو قُریظہ" کا قصّہ سنایا ہے یا نہیں--- جو بڑے غدّار تھے اور جنہیں ایسی ہی سزا ملی تھی---"

"نہیں دادی اماں--- ابھی آپ نے یہ نہیں سُنایا---" لیلیٰ بولی۔

"سنائیں--- سُنائیں دادی اماں--- وہ تو بڑا مزیدار قصّہ ہو گا اور اس لیلیٰ کی بچّی کو بہت ڈر لگے گا---" اَشتَر نے مزہ لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں لگے گا جی مجھے ڈر--- وہ کوئی تصویر تھوڑی ہو گی---" لیلیٰ نے جواب دیا---

"تصویر نہ بھی ہوئی تو بھی ان کی رُوح رات کو تمہارے کمرے میں آئے گی---" اَشتَر نے شرارت سے کہا۔

"دادی اماں دیکھیں--- اَشتَر بھائی کو منع کریں---" لیلیٰ بسوری۔

"دادی اماں--- یہ خود ہی تو کہتی ہے کہ رُوحیں کمرے میں آتی ہیں--- تو اب اس کے کمرے میں آئیں گی---" اَشتَر بولا۔

"پھر وہی بات بچّو--- یہ رُوحیں وغیرہ کہیں نہیں آتیں جاتیں۔ یہ تو یونہی لوگوں نے قصّے بنائے ہوئے ہیں--- جب فرشتہ رُوح قبض کر لیتا ہے--- تو پھر بھلا وہ اسے یہ اجازت کیوں دے گا کہ جاؤ اب تم دنیا میں جا کر بچوں کو ڈرا آؤ---" دادی اماں نے کہا--- تو اَشتَر اور لیلیٰ دونوں ہنسنے لگے۔ دادی اماں نے پیار سے ان کی طرف دیکھا---

"کتنے اچھے لگتے ہو تم دونوں ہنستے ہوئے--- اللہ نظرِ بد سے بچائے--- اسی طرح ہنستے رہا کرو--- آپس میں لڑا نہ کرو---"

"دادی اماں--- میں تو---" دونوں نے ایک ساتھ اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہا--- لیکن دادی اماں نے ان کی بات کاٹ دی--- "بس اب کچھ کہنے کی ضرورت نہیں--- خاموشی سے بیٹھ کر "بَنُو قُرَیظَہ" کا قصّہ سُنو---" دادی اماں نے دوپٹہ سلائی کی ٹوکری میں رکھا اور ٹوکری کو ایک طرف سنبھال کر رکھتے ہوئے بولیں--- "بچّو---!! تمہیں یہودیوں کے بارے میں تو پتہ ہے ناکہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ جن پر اللہ کی کتاب تورات اُتری تھی--- لیکن یہ قوم ہے بڑی مکّار اور دھوکے باز--- انہوں نے اپنے نبی کو بھی ہمیشہ پریشان رکھا--- کبھی ان سے کچھ کہتے کبھی کچھ--- کبھی کوئی فرمائش کرتے اور کبھی کوئی--- اور پھر بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات نہیں مانتے تھے۔ جس کی وجہ سے کئی بار ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا--- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد انہوں نے ان کی کتاب کو بدل دیا اور اس میں اپنی مرضی کی باتیں لکھ دیں---"

"مرضی کی باتیں بھلا کیوں دادی اماں؟" لیلیٰ نے پوچھا۔

"وہ اس لئے کہ انہیں اس سے فائدہ ہوتا تھا--- جو عام لوگ تھے--- وہ یہ سمجھ کر کہ یہ ساری باتیں اللہ کی طرف سے ہیں' ان کی بات مان لیتے تھے--- تو بچّو--- ان میں یہ بے ایمانی اور چالاکی کی عادتیں ہمیشہ رہیں اور ابھی تک ہیں--- آج بھی انہوں نے ہمارے مسلمان بھائیوں کے علاقے فلسطین پر قبضہ کر رکھا ہے اور فلسطینیوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتے ہیں---"

"ان کی کتاب میں یہ بھی لکھا تھا کہ اللہ کا آخری نبی آنے والا ہے۔ اس کی یہ یہ نشانیاں ہیں--- جب وہ آجائے تو تم اس پر ایمان لے آنا--- اب انہوں نے یہ چالاکی کی--- کہ یہ ساری باتیں اپنی کتاب میں سے مٹادیں--- وہ چاہتے تھے کہ مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے علاوہ کسی اور کو نبی نہ مانا جائے--- حالانکہ یہ تو اللہ کا حکم تھا' جس کو ماننا ہر بندے پر فرض ہے---"

"تب ہی دادی اماں یہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اور مسلمانوں سے دُشمنی رکھتے تھے---" اَشْتَر نے کہا۔

"بالکل صحیح بیٹا--- آپ نے ٹھیک کہا--- ہمارے رَسُولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بھی اس قوم کو اچھی طرح سے سمجھتے تھے--- جب وہ مدینے والوں کے بار بار بُلانے پر اللہ کے حکم سے مکّے سے مدینے تشریف لے آئے--- تو یہودیوں میں کھلبلی مچ گئی--- کیونکہ انہیں اپنی کتابوں سے یہ تو معلوم ہو ہی چکا تھا کہ حضرت مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ہی اللہ کے سچّے رسول ہیں۔ اگر لوگوں نے ان کو مان لیا--- تو پھر ان کی بات کوئی نہیں سنے گا۔ جو کچھ انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھ دیا ہے' اسے بھی کوئی نہیں مانے گا---"

"بچّو--- رَسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تو دلوں کا حال جانتے تھے۔ انہیں بھی یہودیوں کی چالاکیوں کا پتہ تھا--- اس وقت مدینے میں ان کے تین قبیلے بَنُو نَضِیْر' بَنُو قُرَیْظَہ اور بَنُو قَیْنُقَاع آباد تھے۔ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان تینوں سرداروں کو اپنے پاس بلایا اور انہیں اسلام لانے کی دعوت دی--- جو انہوں نے قبول نہیں کی---"

"کتنے بد قسمت لوگ تھے وہ دادی اماں---" لیلیٰ نے افسردگی سے کہا۔

"جی بیٹا--- وہ تو بہت ہی بد قسمت تھے کہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی مانتے نہیں تھے۔ لیکن اسلام نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کسی کو اس کی مرضی کے خلاف زبردستی مسلمان بنایا جائے--- اس لئے رَسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ٹھیک ہے، تم اسلام نہیں لاتے تو تمہاری مرضی--- لیکن اب مدینے میں سب کو اکٹھے رہنا ہے--- اس لئے ایک معاہدہ کرلیا جائے--- تاکہ مسلمانوں اور یہودیوں کی آپس میں صُلح صفائی اور دوستی رہے--- اس بات پر تینوں قبیلوں کے سردار راضی ہوگئے اور شرطیں لکھ کر دستخط ہوگئے---"

"شرطیں کیا کیا تھیں دادی اماں---" اَشْتَر نے پوچھا۔

"پہلے تو تم تینوں قبیلوں کے نام اور ان کے سرداروں کے نام سُنو اور یاد رکھو--- پھر شرطیں بھی بتاتی ہوں--- بَنُو نَضِیر کا سردار تھا حُیَیّ بن اَخْطَب، بَنُو قُرَیْظَہ کا کَعَب بن اَسَد اور بَنُو قَینُقَاع کے سردار کا نام تھا---مُخَیْرِیق---"

"توبہ کیسے کیسے مشکل نام ہیں---" لیلیٰ نے کہا۔

"جناب یہ عَرَبی کے نام ہیں اور آپ کا بچارا دماغ تو عَرَبی سمجھتا ہی نہیں---" اَشْتَر نے چھیڑا۔

"اور آپ کا دماغ بڑا کوئی فرفر عَرَبی بولتا ہے---" لیلیٰ نے کھٹ سے جواب دیا۔

دادی اماں نے دونوں کو خاموش کرایا--- "اچھا اب خاموشی سے سُنو--- کہ اس معاہدے میں یہودیوں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ و

مسلمانوں سے دوستی رکھیں گے۔ جب کوئی دشمن ان پر حملہ کرنے آئے گا--- تو اس کا مقابلہ کرنے میں وہ مسلمانوں کا ساتھ دیں گے--- اور مسلمانوں کے دشمنوں یعنی مکّہ کے کافروں کو پناہ نہیں دیں گے--- اب یہ مُعاہَدہ تو انہوں نے مجبوراً کرلیا تھا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ مدینے میں تقریباً سب ہی لوگ مسلمان ہوگئے ہیں۔ اور وہ چاہتے تھے کہ مسلمان اس معاہدے کی وجہ سے انہیں اپنا دوست سمجھ کر ان کی طرف سے بے خبر ہو جائیں اور وہ اندر ہی اندر ان کے دشمنوں سے ساز باز کر کے انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے---"

"یہ تو مُنافِقوں والی بات ہوئی دادی اماں---" لیلیٰ نے کہا۔

"دادی اماں--- یہ بات تو سب سے بُری ہوتی ہے نا کہ انسان کے دل میں کچھ ہو اور زبان سے کچھ کہے---" اَشْتَر بولا۔

"بے شک بیٹا--- یہ سب سے بُری بات ہے۔ اور یہودیوں کا یہی طریقہ تھا۔ وہ کہتے تو یہ تھے کہ ہم مسلمانوں کے دوست ہیں لیکن دل میں وہ کافروں کے دوست تھے۔ جب بَدْر کی لڑائی ہوئی تو یہ تینوں قبیلے اندر ہی اندر مکّہ کے کافروں کے ساتھ مل گئے اور انہیں مسلمانوں کے بارے میں ساری خبریں پہنچاتے رہے---"

"جنگِ بَدْر فتح کرنے کے بعد رَسُولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے تینوں قبیلوں کے سرداروں کو بلایا اور بڑے اَخْلاق کے ساتھ انہیں ان کا وعدہ یاد دلایا کہ انہوں نے تو مسلمانوں کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن جنگ ہوئی تو انہوں نے مسلمانوں کے دشمنوں کی مدد کی۔ اور یہ بات معاہدے کی خلاف ورزی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آئندہ وہ اس قسم کی حرکتوں سے باز رہیں--- کیونکہ ان کی ساری سازشوں کی

خبریں مسلمانوں کو ملتی رہتی ہیں --- ورنہ ان کا بھی وہی حشر ہوگا جو کافروں کا بَدْر کی لڑائی میں ہوا ہے ---"

"رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی یہ بات سن کر باقی قبیلوں کے سردار تو کچھ شرمندہ سے ہوگئے لیکن بَنُو قَینُقَاع کا سردار بگڑ گیا ---"

"مُخَیْرِیق --- دادی اماں ---!!! لیلیٰ نے اس کا نام یاد دلایا۔"

"شاباش ---!! دیکھ لو اَشْتَر --- ہماری لیلیٰ کو اتنا مشکل نام کس طرح سے یاد ہے اور تم کہتے ہو کہ اسے عَرَبی نہیں آتی ---" دادی اماں نے ہنس کر کہا۔

"دادی اماں --- یہ تو طوطے کی طرح سب کچھ رٹ لیتی ہے ---" اَشْتَر نے چھیڑا۔

"دادی اماں --- جلنے کی بُو آرہی ہے ---" لیلیٰ نے اَشْتَر کی طرف اِشارہ کیا۔

دادی اماں مسکرائیں --- "بچّو --- یہ بُری بات ہے۔ ایک دوسرے کی تعریف سے خوش ہونا چاہئے --- بلکہ جس میں جو خوبی ہو --- اس کی خود بھی تعریف کرنی چاہئے --- اور تم لوگ ہو کہ آپس میں نوک جھونک شروع کردیتے ہو ---"

"دادی اماں --- دادی اماں ---" دونوں نے وضاحت کرنا چاہی لیکن دادی اماں نے انہیں کچھ نہیں کہنے دیا --- "بس اب تم یہ اپنی باتیں چھوڑو اور "بَنُو قَینُقَاع" کے سردار نے کیا کیا وہ سُنو --- تو بچّو! یہودی سردار مُخَیْرِیق نے بڑی گُستاخی سے کہا --- "مُحَمَّد بن عبداللہ --- اگر آپ نے بَدْر کی جنگ جیت لی ہے --- تو اس وجہ سے کہ مکّے

قریش بُزدِل ہیں--- انہیں تو ٹھیک طرح سے ہتھیار چلانا بھی نہیں آتا۔ جب آپ کا مُقابَلہ ہم سے ہوگا--- تو آپ کو پتہ چلے گا کہ جنگ کس کو کہتے ہیں۔ ہم جو چاہیں گے کریں گے--- ہم آپ کے معاہدے کے پابند نہیں ہیں---"

"اب تو مُعاہَدہ ٹوٹ گیا دادی اماں---" اَشْتَر نے کہا۔

"ہاں بچّو--- جب ایک آدمی مُعاہَدے سے پھر جاتا ہے--- تو پھر دوسرے کے لئے بھی ضروری نہیں ہوتا کہ وہ مُعاہَدے کی پابندی کرے--- تو بَنُو قَینُقَاع کے سردار نے مُعاہَدہ بھی توڑ دیا اور جنگ کرنے کی دعوت بھی دے دی۔ رَسُولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی طرف فوج بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ کیونکہ اگر انہیں اس گستاخی کا جواب نہ دیا جاتا--- تو وہ یہی سمجھتے کہ مسلمان ان سے خوفزدہ ہوگئے ہیں اور انہیں دیکھ کر دوسرے قبیلوں کے حوصلے بھی بڑھ جاتے۔"

۱۳

"ان دنوں مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی۔ اس لئے رَسُولِ اکرمؐ چھوٹا سا لشکر لے کر ان کی طرف روانہ ہوئے--- یہ شوّال کا مہینہ تھا اور ۲ھ کا زمانہ--- جب بَنُو قَینُقَاع کو پتہ چلا کہ مسلمانوں کا لشکر ان سے جنگ کرنے کے لئے پہنچ گیا ہے--- تو وہ فوراً اپنے ایک مضبوط قلعے میں چلے گئے اور دروازہ بند کرلیا---"

"بُزدِل---!!! بُزدِل---!!!" لیلیٰ نے نعرہ مارا۔

"یہ بُزدلوں کا ہی طریقہ ہے کہ وہ آمنے سامنے آکر نہیں لڑتے بلکہ بے خبری میں چھپ کر وار کرتے ہیں--- تو بچّو--- جب یہودی قلعہ بند ہوگئے--- تو مسلمانوں نے قلعے کو چاروں طرف سے گھیر لیا--- جس کو مُحاصَرہ کرنا کہتے ہیں--- اب یہودی موقع دیکھ کر کبھی اندر سے

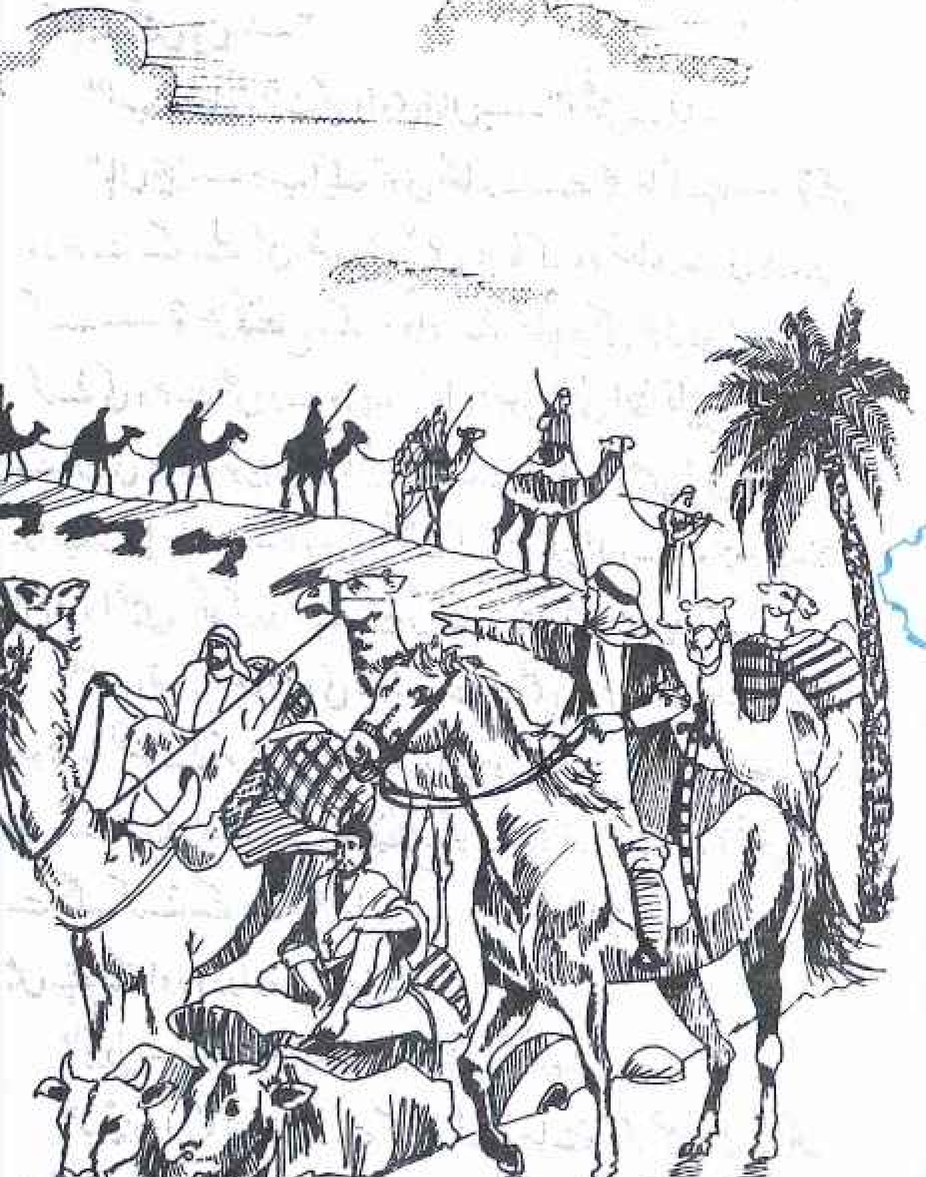

پتھر برساتے--- کبھی تیر مارتے اور کبھی نیزے--- یہاں تک کہ پندرہ دن گزر گئے--- پھر یہودی گھبرائے--- قلعے کے اندر جو خوراک جمع کی گئی تھی--- وہ بھی ختم ہونے لگی--- تو انہوں نے سوچا کہ صُلح کی کوئی تدبیر کرنی چاہیے--- عبداللہ ابن اُبَیّ کے ساتھ ان کے اچھے تعلقات تھے۔ انہوں نے اسے رسول اللہؐ کے پاس بھیجا تاکہ ان کی جان کسی طرح بچ جائے---"

"دادی اماں--- یہ عبداللہ ابن اُبَیّ وہی ہے جو بڑا مُنافِق تھا---" اَشْتَر نے پوچھا---

"بالکل وہی ہے--- مُنافِق ہونے کی وجہ سے یہ مسلمانوں کے دشمنوں کے ساتھ بھی کافی میل جول رکھتا تھا۔ جب یہ بَنُو قَیْنُقَاع کی طرف سے رحم کی بھیک مانگنے آیا--- تو رَسُوْل اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی بات مان لی--- حالانکہ سارا یہودی قبیلہ اب مسلمانوں کے گھیرے میں تھا--- اگر رسولؐ اللہ چاہتے تو ان پر حملہ کرسکتے تھے--- انہیں قیدی بنا سکتے تھے--- ان کے مال و اَسْباب پر قبضہ کرسکتے تھے--- لیکن رسول اللہؐ نے ان کے ساتھ رعایت کی کہ مُحاصَرہ تو اٹھا لیا--- یعنی ان کی جان بخشی تو کردی--- لیکن انہیں یہ حکم دیا--- کہ وہ سارے کا سارا قبیلہ مدینہ چھوڑ کر کہیں اور چلا جائے--- کیونکہ انہوں نے مُعاہَدہ توڑ کر خود جنگ کرنے کی دعوت دی تھی--- اس کے باوجود یہ رسول اللہؐ کا اَخلاق تھا کہ انہوں نے بَنُو قَیْنُقَاع کو اجازت دے دی کہ وہ اپنا سارا سامان اپنے ساتھ لے جائیں--- رَسُولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے مُحاصَرہ ٹھا لیا گیا--- یہودیوں کا قبیلہ بَنُو قَیْنُقَاع--- مدینے سے نکل کر شام کی

طرف چلا گیا۔ اس طرح مسلمانوں کی دھاک دوسرے قبیلوں پر بھی بیٹھ گئی اور ہر طرف رسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق اور رحمدلی کی تعریف ہونے لگی۔۔۔ جنھوں نے ہاتھ آئے ہوئے دشمنوں کی نہ صرف جان بخشی کردی تھی۔۔۔ بلکہ ان کا مال و اَسباب بھی ان سے نہیں چھینا تھا۔ اس طرح مدینے والوں کو بَنُو قَینُقَاع کی شرارتوں سے نجات مل گئی۔۔۔اب دوسرے قبیلے بَنُو نَضِیر کا حال سُنو۔۔۔"

"دادی اماں جس کا سردار حُیَیّ بن اَخطَب تھا۔۔۔" اَشْتَر نے جلدی سے بتایا۔

"شاباش۔۔۔ واہ بھئی یہودی سرداروں کے نام تو اَشْتَر کو بھی یاد ہیں۔۔۔" دادی اماں نے خوش ہو کر کہا۔

"دادی اماں۔۔۔ میں نے جو نام بتایا تھا۔۔۔ وہ زیادہ مشکل تھا۔۔۔" لیلیٰ بولے بغیر نہ رہ سکی۔

دادی اماں ہنسیں۔۔۔ "ہاں۔ ہاں بیٹا۔۔۔ مجھے معلوم ہے کہ تم دونوں کی یادداشت بہت اچھی ہے۔۔۔ اب تم آپس میں مُقابلہ نہ شروع کردینا۔ میری بات کی طرف دھیان دو۔۔۔"

"جی دادی اماں۔۔۔" دونوں نے ہنکارا بھرا۔

"تو بچّو۔۔۔ جب یہودیوں کا ایک قبیلہ یوں شکست کھا کر مدینے سے ذلیل و خوار ہو کر نکلا۔۔۔ تو یہودیوں کو بہت بُرا لگا۔۔۔ ایک تو اس طرح ان کی طاقت کم ہوئی۔۔۔ اور دوسرے باقی قبیلوں میں ان کی رُسوائی بھی ہوئی۔۔۔ دشمن تو وہ مسلمانوں کے پہلے سے تھے۔۔۔ اب وہ اسی فکر میں رہنے لگے کہ کس طرح مسلمانوں سے اس کا بدلہ جائے اور انھیں کوئی بڑا نقصان پہنچایا جائے۔۔۔"

"اس طرح کچھ وقت گزرا اور وہ موقع کی تلاش میں رہے کہ ایک روز رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابہؓ کے ساتھ ان کے قبیلے میں کسی بات چیت کے لئے تشریف لے گئے۔ یہودیوں نے بڑی عزّت سے انہیں بٹھایا --- حُیَیّ بن اَخطَب نے رَسُولِ اکرمؐ کی بات مان لی اور کہنے لگا ---

"اے ابُوالقاسمؐ ---! آپ ہمارے قبیلے میں تشریف لائے، ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے --- اب آپ کچھ دیر ہمارے پاس ٹھہریں تاکہ ہم آپ کے لئے اچھی سی دعوت کا انتظام کرلیں ---"

"دادی اماں --- رسول اللہؐ کا نام ابوالقاسمؐ بھی تھا ---" لیلیٰ نے پوچھا۔

"جناب یہ نام نہیں کُنیّت ہے --- تم نے گرامر کی کتاب میں نہیں پڑھا ---" اَشتَر نے فوراً دخل دیا۔

"نہیں --- ہم نے تو نہیں پڑھا --- آپ نے پڑھا ہے تو بتائیں کہ کُنیّت کِس کو کہتے ہیں --- تو ہم مانیں گے ---" لیلیٰ نے شوخی سے کہا۔

"فکر نہ کرو --- مجھے معلوم ہے --- کُنیّت کا مطلب ہے کہ کسی کو کسی خاص نِسبت سے پکارنا --- جیسے مولا علیؑ کو ابُوالحَسَنؑ کہتے ہیں --- کیوں دادی اماں --- میں نے ٹھیک بتایا نا ---" اَشتَر نے بڑے فَخَر سے کہا۔

"بالکل ٹھیک بیٹا --- شاباش ---! تم نے صحیح بتایا ---" دادی اماں نے مسکرا کر کہا --- "اور لیلیٰ بیٹا --- تم یہ یاد رکھنا کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے ایک صاحبزادے حضرت قاسمؑ تھے۔

جن کا انتقال بچپن میں ہوگیا تھا۔ رسول اللہؐ کو ان کی نسبت سے ابُوالقاسِمؐ پکارا جاتا ہے۔ وہ اس کُنیّت کو بہت پسند کرتے تھے۔ چونکہ یہودی انہیں رسول نہیں مانتے تھے اس لئے انہیں رَسُول اللہ تو کہتے نہیں تھے۔ چنانچہ وہ کبھی ابنِ عبداللہ--- اور کبھی ابُوالقاسِمؐ کہتے تھے--- اب تمہیں پتہ چل گیا نا---" انہوں نے لیلیٰ سے پوچھا۔

"جی دادی اماں---! اب میں اسے یاد رکھوں گی---" لیلیٰ نے جواب دیا۔

"تو بیٹا--- جب بَنُو نَضِیر کا سردار حُیَیّ بن اَخطَب بہت مِنّت کرنے لگا--- تو رسول اللہؐ نے اس کی دعوت قبول کرلی--- یہودیوں نے سب کو بڑی عزّت سے ایک جگہ بٹھایا اور خود دعوت کے انتظام میں مصروف ہوگئے۔

اس وقت رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے آہستہ سے کچھ کہا اور اُٹھ کر چلے گئے--- صحابہ نے بھی دیکھا--- یہودیوں نے بھی--- لیکن چُپ رہے۔ ان کا خیال تھا کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ابھی واپس تشریف لے آئیں گے--- لیکن کافی وقت گزر گیا اور حضورؐ واپس نہ آئے--- اب تو یہودی پریشان ہوئے اور مولا علیؑ سے پوچھنے لگے کہ رسول اللہؐ کہاں گئے ہیں--- وہ واپس کیوں نہیں آرہے--- مولا علیؑ اُٹھ کر کھڑے ہوگئے اور یہودیوں سے بولے--- "تم جس طرح کی دعوت کا انتظام کررہے ہو نا--- اس کا اَجر تمہیں ضرور ملے گا--- اب ہم سب بھی اپنے رسولؐ کے پیچھے جارہے ہیں---" مولا علیؑ نے صحابہ کو اٹھنے کے لئے کہا---

"سب نے چلنے کی تیاری کی--- تو یہودی انہیں روکنے لگے---

کچھ یہودی ناراض ہونے لگے کہ ان کی دعوت ٹھکرا کر ان کی توہین کی جارہی ہے۔ اس لئے وہ مسلمانوں کو جانے نہیں دیں گے---اب جو مولا علیؑ نے دیکھا کہ یہودیوں کے ارادے بدل رہے ہیں---تو وہ وہیں جم کر کھڑے ہوگئے اور بڑے جلال میں فرمایا---"میں یہاں سے اپنے ایک ایک ساتھی کو لے کر جاؤں گا--- تمہیں جو کرنا ہو کرلو---"

مولا علیؑ کے بارے میں سب جانتے تھے کہ وہ جو کہہ دیں---اسے پورا کرتے ہیں---اس لئے یہودی کچھ ڈھیلے پڑ گئے---مولا علیؑ اس وقت تک وہیں ڈٹ کر کھڑے رہے---جب تک ان کے تمام ساتھی یہودیوں کے علاقے سے نہیں نکل آئے---"

"دوسرے روز جب رسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مسجدِ نَبَوِی میں اعلان فرمایا---کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی سازش کی خبر دے دی تھی---اس لئے وہ وہاں سے چلے آئے تھے اور مولا علیؑ کو باقی ساتھیوں کی حفاظت کے لئے وہاں چھوڑ دیا تھا---"

"یہ کونسی سازش تھی دادی اماں---" دونوں نے ایک ساتھ پوچھا۔

"سازش یہ تھی بچّو---کہ دعوت تو صرف رسول اللہؐ کو وہاں پر روکنے کا بہانہ تھی---اصل میں انہوں نے ایک یہودی---عَمْروبن جحّاش کو چھت پر چڑھا رکھا تھا تاکہ جب رسول اللہؐ دعوت کے لئے دسترخوان پر بیٹھیں---تو وہ بدبخت ان پر ایک بڑا پتھر گرا دے---"

"توبہ! توبہ---دادی اماں! کتنے بُرے تھے وہ لوگ---" لیلیٰ نے نفرت سے کہا۔

"ہاں بیٹا---ان کی بُرائی کی تو کوئی حد نہیں تھی--- لیکن ان کی

یہ سازش تو بہت بڑی گستاخی تھی۔ دینِ اسلام کا سارا سرمایہ تو رسولِ اکرمؐ تھے۔ ابھی اسلام اتنا نہیں پھیلا تھا۔ اس سازش سے ان کا یہی مقصد تھا کہ رسولِ اکرمؐ مَعاذَ اللہ ختم ہو جائیں گے تو اسلام بھی ختم ہو جائے گا۔۔۔ ان کی نیّت ظاہر ہو گئی تھی۔ اس لئے اب انہیں سزا دینے کا وقت بھی آگیا تھا۔ رسول اللہؐ نے انہیں مُحمّد ابن مَسْلَمَہؓ کے ہاتھ یہ پیغام بھیجا کہ ان کی سزا یہ ہے کہ وہ دس دن کے اندر مدینے سے نکل جائیں۔۔۔"

"بہت اچھا کیا دادی اماں۔۔۔ وہ تھے ہی اس قابِل۔۔۔" اَشْتَر بولا۔

"یہ تو ابھی بہت نرم سزا تھی کہ ہمارے پیارے نبیؐ نے انہیں بغیر کسی نقصان کے جانے کی اجازت دے دی۔ جب انہیں یہ پیغام ملا تو وہ بہت حیران ہوئے کہ رسول اللہؐ کو کس طرح ان کی سازش کی خبر ہو گئی تھی۔۔۔ انہیں مسلمانوں کی طاقت کا اندازہ تھا۔ اس سے پہلے وہ بَنُو قَینُقَاع کا حَشر بھی دیکھ چکے تھے۔ اس لئے مدینہ چھوڑنے کی تیاریاں کرنے لگے۔۔۔"

"اس وقت یہودیوں کے تیسرے قبیلے "بَنُو قُرَیظَہ" کے سردار کَعب بن اَسَد نے ان کی ہمّت بندھائی۔۔۔ ادھر مُنافِقوں کے سردار عبداللہ ابن اُبَیّ نے بھی خُفْیَہ طور پر انہیں پیغام بھیجا کہ تم مدینہ چھوڑنے کے بجائے پوری طاقت سے مسلمانوں کا مقابلہ کرو۔۔۔ ہم بھی ہر طرح سے تمہاری مدد کریں گے۔۔۔ بَنُو نَضِیر والوں کو جب یہ سہارا ملا۔۔۔ تو ان کی ہمتیں بھی بڑھ گئیں۔۔۔ انہوں نے رسولِ اکرمؐ کے قاصد محمد ابن مَسْلَمَہؓ کے ہاتھ بڑے غرُور سے یہ پیغام بھیجا کہ ہم اپنے علاقے سے

نہیں نکلیں گے--- آپ جو کرنا چاہتے ہیں--- کر دیکھیں---"

"دادی اماں اب تو معاہدہ ٹوٹ گیا تھا نا--- جو رسولِ اکرمؐ نے یہودیوں کے ساتھ کیا تھا کہ وہ مسلمانوں سے دوستی رکھیں گے---" اَشْتَر نے کہا۔

"وہ مُعاہَدہ تو بیٹا اسی وقت ٹوٹ گیا تھا جب انہوں نے ہمارے پیارے رسولؐ کو نقصان پہنچانے کی سازش کی تھی۔ جو لوگ دوستی رکھتے ہیں--- وہ چُھپ چُھپ کر نقصان نہیں پہنچاتے۔ تو بچّو--- جب ان کا یہ گُستاخانہ پیغام رسول اللہؐ کو پہنچا--- تو آپؐ نے ایک لشکر ترتیب دیا--- اب تم یہ تاریخ یاد رکھنا--- کہ یہ رَبِیعُ الْاَوّل سنہ ۴ھ کا زمانہ تھا---"

"تو بچّو--- جب مسلمانوں کا لشکر بَنُو نَضِیر کے علاقے میں پہنچا--- تو وہ فوراً قلعہ بند ہو گئے اور "بَنُو قُرَیْظَہ" اور عبداللہ بن اُبَیّ کی طرف سے مدد کا انتظار کرنے لگے--- مگر راستے میں تو مسلمانوں کا لشکر تھا۔ اور وہ بُزدِل انہیں بھلا کس طرف سے امداد دیتے--- بس دن پر دن گزرنے لگے--- اور محاصرے کو پندرہ دن ہو گئے--- اس دوران انہوں نے کئی بار راتوں کو چھپ چھپ کر رسولؐ اللہ کے خیمے پر حملہ کرنے کی کوشش کی--- لیکن مولا علیؑ جو عَلَمدارِ لشکر تھے، وہ ان کی بُزدلانہ چالوں سے اچھی طرح واقِف تھے۔ اس لئے وہ اس طرف خاص طور پر دھیان رکھتے تھے--- جو بھی حملہ کرنے آتا تھا--- مولا علیؑ کی تلوار اس کی خاطر کرنے کو پہلے سے وہاں موجود ہوتی تھی--- جب وہ سب ہی مایوس ہو گئے--- تو انہوں نے رحم کی درخواست کی---"

"دادی اماں--- رسول اللہؐ تو اتنے اچھے، اتنے مہربان تھے کہ

انہوں نے بَنُو قَینُقَاع کی طرح انہیں بھی مُعاف کر دیا ہوگا۔۔۔" لیلیٰ نے کہا۔

"ٹھیک کہتی ہو بیٹی۔۔۔ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تو ساری دنیا کے لئے رحمت بن کر آئے تھے۔ انہوں نے ہمیشہ جان کے دشمنوں کو بھی معاف کیا۔۔۔ انہوں نے بَنُو نَضِیر کو بھی اجازت دے دی کہ وہ اپنا تمام مال و اَسباب لے کر مدینے سے نکل جائیں۔ اس بات نے ایک بار پھر رسولِ اکرمؐ کے رحم اور کَرَم کی شہرت چاروں طرف پھیلا دی۔۔۔ کہ انہوں نے قبضے میں آئے ہوئے دشمنوں کو جانے کی اجازت دے دی تھی۔۔۔ اور انہیں ان کا تمام مال بھی بخش دیا تھا۔ یہودیوں نے اپنے قلعے میں اتنا زیادہ مال اور ہتھیار جمع کئے ہوئے تھے کہ وہ تمام کے تمام اپنے ساتھ نہ لے جا سکے۔۔۔ کافی کچھ پیچھے چھوڑ گئے۔۔۔ جو مسلمانوں کے لئے مالِ غنیمت تھا۔۔۔"

"تو بچو۔۔۔ اس طرح مدینہ دو یہودی قبیلوں سے پاک ہو گیا اور باقی کون رہے۔۔۔؟" دادی اماں نے سوال کیا۔

"بَنُو قُرَیظَہ۔۔۔! بَنُو قُرَیظَہ۔۔۔" لیلیٰ اور اَشتر نے ایک ساتھ کہا۔

"بالکل ٹھیک۔۔۔ اب تمہیں ان یہودی قبیلوں کے نام اچھی طرح سے یاد ہو گئے ہیں۔۔۔ تو اب بَنُو قُرَیظَہ کا حال بھی سُنو کہ انہوں نے کیسی کیسی شرارتیں اور کیسی کیسی سازشیں کیں اور کس طرح سے ان کا مزہ چکھا اور ان کا انجام کیا ہوا۔۔۔"

"سنائیے دادی اماں۔۔۔ اس طرح ہمیں مدینے کے تمام یہودی قبیلوں کے بارے میں پتہ چل جائے گا۔۔۔" لیلیٰ نے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے تمہیں ان دو قبیلوں کا حال بھی سنا دیا ہے۔

حالانکہ غدّاری سے قصّہ تو شروع ہوا تھا "بَنُو قُرَیظَہ" کا---" دادی اماں نے گاؤ تکیے کو درست کرتے ہوئے کہا--- "تم دونوں میں سے کون بتائے گا کہ "بَنُو قُرَیظَہ" کا سردار کون تھا---" دادی اماں نے پوچھا۔

"کَعب بن اَسَد---!!! کَعب بن اَسَد---!!!" لیلیٰ اور اَشتَر نے باری باری کہا۔

"بالکل صحیح۔ شاباش---!!!" دادی اماں خوش ہوئیں--- "تو بچّو--- "بَنُو قُرَیظَہ" کو اپنے یہودی ساتھیوں کے اس طرح سے ذلیل و خوار ہو کر مدینے سے نکالے جانے پر بہت غصّہ تھا۔ مسلمانوں کے دشمن تو وہ تھے ہی--- اب یہ دشمنی اور بھی زیادہ بڑھ گئی--- انہوں نے "بَنُو نَضِیر" کے سردار حُیَیّ بن اَخطَب کو اپنے پاس بلا لیا---"

"وہ کیوں دادی اماں---؟" لیلیٰ نے پوچھا۔

"وہ اس لئے کہ یہ شخص بہت شریر اور مکّار تھا۔ ہر وقت مسلمانوں کے خلاف کوئی نہ کوئی سازش تیار کرتا ہی رہتا تھا--- جب ان کی ایسی ہی بری عادتوں کی وجہ سے اس کا قبیلہ مدینے سے نکال دیا گیا--- تو اس کا خیال تھا کہ فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ مسلمانوں کے خلاف اتنا کام نہیں کر سکے گا--- جتنا کہ وہ کرنا چاہتا تھا--- اس لئے وہ "بَنُو قُرَیظَہ" کے پاس ہی ٹھہر گیا--- تاکہ انہیں نئی نئی ترکیبیں بتا سکے--- اور مدینے کے قریب ہی رہے--- بَنُو قُرَیظَہ بھی اس کے آجانے سے بہت خوش ہوئے--- ایک تو وہ ویسے ہی قبیلے کا سردار تھا۔ اس کی بڑی عزّت تھی--- دوسرے وہ بھی جانتے تھے کہ یہ شخص انہیں مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے خوب اچھے

مشورہ دے گا۔۔۔"
"دیکھیے دادی اماں۔۔۔ اس شخص کو مسلمانوں سے کتنی دشمنی تھی کہ اس نے اس کی وجہ سے اپنا قبیلہ تک چھوڑ دیا۔۔۔" اَشتَر بولا۔
"بیٹا۔۔۔ اس کا مقصد تو مسلمانوں کو مِٹانا تھا۔ اس کے لئے وہ بڑی سے بڑی قربانی دینے پر تیار تھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ تو بنُو نَضیر کے مدینے سے نکالے جانے کے ایک سال بعد خَندَق کی لڑائی ہوئی۔۔۔ اس کے بارے میں تو میں تمہیں بتا چکی ہوں نا۔۔۔"
"جی دادی اماں۔۔۔ جسے "جنگِ اَحزَاب" بھی کہتے ہیں اور جس میں عَرَب کے سارے قبیلے اکٹھے ہو کر مسلمانوں سے لڑنے کے لئے آگئے تھے۔۔۔" لیلیٰ نے پہلے بتا دیا۔
"دیکھا دادی اماں۔۔۔ لیلیٰ نے سب کچھ طوطے کی طرح رٹا ہوا ہوتا ہے۔۔۔" اَشتَر نے لیلیٰ کے پہلے بول پڑنے پر کہا۔
"چلو بیٹا۔۔۔ یاد تو رکھتی ہے نا۔۔۔ چاہے طوطے کی طرح رٹے یا کچھ اور کرے۔۔۔" دادی اماں نے ہنس کر لیلیٰ کی طرفداری کی۔
"مِٹّھو۔۔۔ مِٹّھو۔۔۔ چُوری کھاؤ گے۔۔۔" اَشتَر نے لیلیٰ کو چڑا دیا۔
"اَشتَر۔۔۔ بہن کو تنگ مت کرو۔۔۔" دادی اماں نے لیلیٰ کو پیار سے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔ "ہماری بیٹی تو بُلبل ہے بُلبل۔۔۔ میٹھی بولی بولنے والی۔۔۔"
اَشتَر پھر کچھ کہنے والا تھا کہ دادی اماں نے کہنا شروع کر دیا۔۔۔
"چلو اب خاموشی سے سُنو کہ آگے کیا ہوا۔۔۔"
"جی دادی اماں۔۔۔" دونوں پھر مُتوَجّہ ہو گئے۔

"تو بچّو--- یہ تو تم جانتے ہو کہ جنگِ خَندَق میں سارے کا سارا عَرَب مسلمانوں کے خلاف اکٹھا ہو گیا تھا--- ان کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے رسول اللہؐ نے آمنے سامنے لڑنے کے بجائے مدینے کے گرد خندق کھود کر اپنا بچاؤ کیا تھا۔ بَنُو قُرَیظَہ کا رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ مُعاہَدہ تھا جس میں یہ بھی شرط تھی کہ جب بھی مدینے پر حملہ ہو گا--- تو یہودی رسول اللہؐ کا ساتھ دیں گے---"

"جنگِ خَندَق کے موقع پر رسولؐ اللہ نے اپنے ایلچی کو ان کی طرف بھیجا--- تاکہ انہیں ان کا وعدہ یاد دلایا جائے--- لیکن ان کا سردار کَعَب ابن اَسَد بڑی سختی سے پیش آیا اور کہنے لگا۔ ہمیں اس معاہدے کی کوئی پروا نہیں ہے--- ہم جس کا مرضی ساتھ دیں۔ مسلمانوں کو اس سے کیا ہے--- حالانکہ یہ قبیلہ دوسرے یہودی قبیلوں کے مقابلے میں حقیر سمجھا جاتا تھا۔ لیکن رسول اللہؐ نے مدینے آ کر جو معاہدہ کیا تھا' اس کی وجہ سے اس کا درجہ بھی دوسرے قبیلوں کے برابر ہو گیا تھا---"

"تو اب بَنُو قُرَیظَہ نے چُپکے چُپکے کافِروں کو یقین دلایا کہ وہ ان کے ساتھ ہیں--- اور ان کی پوری مدد کریں گے--- بلکہ وہ مدینے کے قریب رہنے کی وجہ سے مسلمانوں کو اس طرح پریشان کرتے رہیں گے کہ وہ صحیح طرح لڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے---"

"وہ کس طرح دادی اماں---؟" لیلیٰ نے کہا۔

"وہ اس طرح بیٹا--- کہ خَندَق کی لڑائی میں دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ تھی--- مدینے میں قحط بھی تھا--- اس لئے کھانے پینے کا ذخیرہ بہت کم تھا--- ایسے حالات میں سارے عَرَب سے لڑنے کے لئے بڑی

توَجّہ کی ضرورت تھی--- کیونکہ مدینہ ان کے گھیرے میں آچکا تھا۔ بنُو قُرَیظَہ یہ کرتے تھے--- کہ مسلمانوں کے اندر جو مُنافِق تھے' انہیں سکھاتے پڑھاتے تھے--- کہ دیکھو دشمن بہت زیادہ اور طاقتور ہیں--- رسول اللہؐ ان سے کبھی نہیں جیت سکیں گے۔ اور تم قتل ہوجاؤ گے--- تمہارے گھر برباد ہوجائیں گے--- یہ مُنافِق مسلمانوں کے اندر پھُوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے--- بعض مسلمان جو ذرا بُزدِل تھے--- یا جن کا ایمان کمزور تھا وہ رسول اللہؐ سے بہانے بناتے اور کہتے کہ مدینے میں ہماری عورتیں اکیلی ہیں--- گھر کھلے پڑے ہیں--- آپ ہمیں جانے دیں۔ ہم ان کی خبر لے کر آجائیں گے---"

"اوہو--- دادی اماں--- یہ تو رسول اللہؐ کے لئے بڑی پریشانی والی بات تھی---" اَشْتَر نے کہا۔

"ایک یہی پریشانی نہیں تھی بیٹا--- یہ یہودی طرح طرح سے انہیں پریشان کرتے تھے--- رسول اللہؐ نے عورتوں اور بچّوں کی حفاظت کے خیال سے انہیں ایک عمارت میں رکھا ہوا تھا۔ یہودیوں نے بُزدلوں والا کام یہ کیا کہ کچھ لوگوں نے ان مکانوں پر اچانک حملہ کردیا--- جہاں عورتوں اور بچوں کو رکھا گیا تھا تاکہ مسلمان--- عورتوں اور بچوں کی فکر میں اس طرف آجائیں اور کافروں کو ان پہ قابو پانے کا موقع مل جائے--- بچو مسلمان عورتوں پر جہاد واجب نہیں ہے--- اس لئے وہ میدانِ جنگ میں تو نہیں جاتیں--- لیکن اگر کبھی کوئی ایسا موقع آن پڑے تو وہ بھی بہادروں کی طرح اس کا مقابلہ کرتی ہیں---"

"جب یہودیوں نے اس مکان پر حملہ کیا--- تو رَسُولِ اکرمؐ کی

پھوپھی صَفِیَّہ بنت عَبدُالمُطّلِبؓ نے خیمے کی سلاخ نکال کر جو بھی یہودی سامنے آیا اس پر اتنے زور سے وار کیا کہ اس کا سر پھٹ گیا---جب شور مچا تو جو مسلمان قریب ہی موجود تھے--- وہ بھی اس طرف دوڑے--- یہودی بُزدل تو تھے ہی۔ جب ہی تو عورتوں اور بچّوں پر حملہ کیا تھا اور پھر ان کا مقصد مسلمانوں کو پریشان کرنا تھا' اس لئے فوراً ہی بھاگ گئے۔ لیکن مسلمانوں نے یہ دیکھ لیا کہ وہ بَنُو قُرَیْظَہ کے لوگ تھے---"

"ایک یہ بات اچھی ہوئی دادی اماں--- کہ دشمنوں کا پتہ چل گیا---" اَشْتَر بولا۔

"بیٹا--- ان دشمنوں کی سازشوں کا تو رسول اللہؐ کو عِلم تھا ہی--- ان سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں تھی--- لیکن ہمارے پیارے رسولؐ کا طریقہ یہ تھا کہ وہ پہلے اپنے اَخلاق سے دشمنوں کو سدھارنے کی کوشش کرتے تھے اور بار بار انہیں اس کا موقع دیتے تھے۔ اس کے باوجود اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی انہیں سزا دینے کا حکم آجاتا--- تو پھر رسول اللہؐ ان کے خلاف کارروائی کرتے تھے---"

"تو پھر دادی اماں جب "بَنُو قُرَیْظَہ" نے مسلمانوں کے خلاف اتنا کچھ کیا--- تو کیا انہیں سزا دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم آیا---؟" لیلیٰ نے پوچھا۔

"جی بیٹا--- کیوں نہیں--- رسول اللہؐ تو جو کچھ بھی کرتے تھے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی کرتے تھے۔ ابھی وہ خَندق کی لڑائی سے واپس گھر آئے ہی تھے اور انہوں نے اپنے ہتھیار بھی نہیں کھولے تھے---

کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر جبرئیلِ امین ؑ تشریف لے آئے--- کہ اے اللہ کے حبیب! ابھی ہتھیار نہ کھولیں اور جو لوگ سرکش ہیں--- یعنی جو کہنا نہیں مانتے ان کی طرف جائیں---"

"آہا---!!! اب مزہ آئے گا نا ان یہودیوں کو---" لیلیٰ نے خوشی سے کہا۔

"ہاں--- یہودیوں نے تو اپنے کئے کا مزہ چکھا--- مگر پہلے تم لوگ یہ بتاؤ کہ یہودیوں نے کیا کیا قصور کئے تھے--- جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں سبق سکھانے کا حکم ملا تھا---" دادی اماں نے پوچھا۔

"دادی اماں--- پہلے میں بتاؤں گی---" لیلیٰ نے تیزی سے اپنا ہاتھ اٹھایا۔

"نہیں دادی اماں پہلے میں--- میں بڑا ہوں---" اَشتَر نے جھٹ سے کہا۔

"کیوں--- کیوں--- پہلے میں بتاؤں گی--- پہلے میں نے کہا تھا---" لیلیٰ نے شور مچایا---

"جی نہیں--- پہلے میں---!!!" اَشتَر نے بھی زور دیا۔

"دادی اماں پہلے میں بتاؤں گی--- اَشتَر بھائی کو بکریوں کی طرح مَیں--- مَیں--- کرنے دیں---" لیلیٰ نے اَشتَر کو ستانے کے لئے کہا۔

"بُری بات لیلیٰ بیٹا--- اس طرح نہیں کہتے بڑے بھائی کو---" اس سے پہلے کہ اَشتَر چڑ کر کچھ کہتا--- دادی اماں نے لیلیٰ کو منع کیا--- "اور ہاں بچّو--- لڑو نہیں اور باری باری یہودیوں کا ایک

ایک قصور بتاؤ--- چلو لیلیٰ پہلے تم بتاؤ--- تم چھوٹی ہو---"

"دادی اماں--- پہلی غلطی یہ کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے ساتھ جو مُعاہَدہ کیا تھا--- وہ توڑا اور کافروں کا ساتھ دیا---" لیلیٰ نے گِنوایا۔

"دوسرا قصُور یہ کہ جنگِ خَندَق میں انہوں نے عورتوں اور بچّوں پر حملہ کیا---" اَشْتَر نے بتایا۔

"تیسرا یہ کہ مسلمانوں کے دُشمن حُیَیّ بن اَخْطَب کو اپنے پاس رکھا---" لیلیٰ نے گِنا۔

"چوتھا یہ کہ چپکے چپکے افواہیں پھیلا کر مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے تھے تاکہ وہ آپس میں لڑتے رہیں اور مل کر کافروں سے مقابلہ نہ کرسکیں---" اَشْتَر نے بتایا۔

"تو بچّو--- اس طرح چار قصور تو یہی ہوگئے۔ جو تم نے گِنوا دیئے اور جب مُعاہَدہ ہی انہوں نے توڑ دیا تو پھر باقی کیا رہ گیا۔ تو اسی لئے ان کو سبق سکھانے کا حکم بھی آیا--- مگر پھر بھی جب رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے لشکر روانہ کیا تو انہیں تاکید فرما دی کہ اگر یہودی اپنا قصور مان لیں تو ان سے نرمی کا برتاؤ کیا جائے--- بچّو--- یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے--- کہ لشکرِ اسلام کا عَلَم ہمیشہ مولا علیؑ کے ہاتھ میں ہوتا تھا اور وہ سب سے آگے آگے چلتے تھے--- تو جب وہ لشکر کی قیادت کرتے ہوئے بَنُو قُرَیظَہ کے علاقے میں پہنچے--- تو وہ فوراً قلعہ بند ہوگئے اور قلعے کی دیواروں پر چڑھ چڑھ کر اور کھڑکیوں میں سے جھانک جھانک کر گالیاں بکنے لگے---"

"گالیاں دادی اماں---؟" لیلیٰ نے حیرت سے سوال کیا۔

"ہاں بیٹا--- گالیاں---" دادی اماں نے جواب دیا۔

"وہ یہ گالیاں مسلمانوں کو دے رہے تھے---؟" اَشْتَر نے پوچھا۔

"خُدا ان پر لعنت کرے کہ وہ یہ بُرے لَفْظ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو کہہ رہے تھے---" دادی اماں نے بتایا۔

"اچھا--- سچ سچ---!!! اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے کہ انہوں نے ہمارے پیارے رسولؐ کو اس طرح کہا" لیلیٰ نے غصّے سے کہا۔

"اوہو---!!! دادی اماں اس کا مطلب ہے--- وہ تو بہت ہی بُرے لوگ تھے--- ان کے اَخْلاق کتنے خراب تھے--- وہ جانتے بھی تھے کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے رسولؐ ہیں--- پھر بھی وہ انہیں گالیاں بک رہے تھے--- توبہ! توبہ---!!! ان پہ تو اللہ کا عذاب آنا چاہئے تھا---" اَشْتَر نے کہا۔

"ہاں بیٹا--- گالی بکنا تو ویسے بھی بُری بات ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گالی بکنے والا بہت گھٹیا انسان ہے--- جب گالی کسی اچھے انسان کو دی جائے تو یہ اور بھی بُرا ہے اور رسولؐ کو دینا--- تو اتنا بڑا گناہ ہے کہ جس کی اِنْتِہا نہیں--- تو بیٹا جس طرح تمہیں یہ سُن کر رنج ہوا ہے--- اسی طرح جب مولا علیؑ نے ان کی یہ گندی زبان سنی تو انہیں بہت ہی پریشانی ہوئی--- انہیں بہت صدمہ ہوا--- کہ رسول اللہؐ تو سارے رسولوں کے سردار ہیں اور یہ ان کے بارے میں ایسی بُری زبان استعمال کر رہے ہیں--- بچّو--- اچھے لوگوں کا ہمیشہ یہ طریقہ ہوتا ہے کہ اگر انہیں بُرے لوگوں سے مقابلہ کرنا پڑ بھی جائے--- تو بھی وہ ان کی طرح کوئی گھٹیا حرکت نہیں کرتے--- مولا علیؑ نے بھی ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا--- باقی لشکر کو بھی اس

سے منع کردیا--- عَلَمِ لشکر ابُو قتادہؓ کے حوالے کیا اور خود بڑی تیزی کے ساتھ واپس روانہ ہوگئے---"

"واپس---!!! وہ کیوں دادی اماں--- انہیں مزہ کیوں نہیں چکھایا---" لیلیٰ نے بے صَبری سے سوال کیا۔

"بتاتی ہوں بیٹا--- بتاتی ہوں کہ انہیں مزہ کیوں نہیں چکھایا--- اس لئے کہ انہیں اس سے زیادہ ضروری کام جو کرنا تھا--- رسولِ اکرمؐ باقی لشکر کے ساتھ پیچھے پیچھے آرہے تھے--- مولا علیؑ گھوڑا دوڑاتے ہوئے تیزی کے ساتھ رسول اللہؐ کے پاس پہنچے--- جب رسول اللہؐ نے دُور سے انہیں آتے ہوئے دیکھا تو لشکر کو رکنے کا حکم دیا--- مولا علیؑ رسول اللہؐ کے اِحترام میں کچھ دُور سے ہی گھوڑے سے اتر آئے--- رسول اللہؐ کے پاس پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے--- بہت پریشان اور سخت غصّے میں ہیں---"

"رسول اللہؐ نے پوچھا--- کہ آپ تو لشکر کے عَلَمدار ہیں--- آپ واپس کیوں آگئے ہیں---؟"

"مولا علیؑ فرمانے لگے--- کہ میں اس لئے واپس آگیا ہوں کہ آپ سے درخواست کروں کہ آپ یہیں پر ٹھہرجائیں اور آگے یہودیوں کے قلعوں کی طرف نہ جائیں--- میں اللہ کی مدد سے انہیں ان کی شرارتوں اور گستاخیوں کا مزہ اچھی طرح سے چکھا دوں--- تو پھر آپ تشریف لائیں---"

"رسول اللہؐ مسکرائے--- اور انہوں نے فرمایا--- "کیوں علیؑ---! کیا تم نے یہودیوں کے مُنہ سے کچھ ایسی بیہودہ باتیں سُنی ہیں--- جو تمہارے خیال میں مجھے بُری لگیں گی--- اس لئے تم چاہتے ہو کہ

میں ان کے قلعوں تک نہ جاؤں---"

"مولا علیؑ نے بہت ہی رنجیدہ ہو کر جواب دیا--- "یا رسول اللہؐ آپ پر تو سب کچھ ظاہر ہے--- اس بات نے مجھے بہت صدمہ پہنچایا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی یہ زبان درازی آپ تک نہ پہنچے---"

"رسول اللہؐ نے مولا علیؑ کو تسلّی دی--- اور ان سے فرمایا کہ آپ ان کی اس گُستاخی پر اتنے پریشان نہ ہوں--- اللہ تعالیٰ ان کی زبانوں کو بند کر دے گا---"

"مولا علیؑ رسول اللہؐ کے ساتھ ان کے قلعے تک پہنچے--- تو وہ ابھی تک اسی زبان درازی کا مُظاہرہ کر رہے تھے۔ لیکن جیسے ہی ان کی نظر رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے نُورانی چہرے پر پڑی تو ان پر ایک ہیبت سی چھا گئی اور ان کی زبانیں گُنگ ہو گئیں۔"

"رسول اللہؐ نے وہاں پڑاؤ ڈالنے کا حکم دے دیا--- اور یہودیوں کو پیغام بھیجا کہ وہ قلعے کے دروازے کھول دیں اور بات چیت سے سارا مُعاملہ طے کر لیں--- تاکہ کوئی خُوں ریزی نہ ہو--- ورنہ قلعے کا مُحاصَرہ کر لیا جائے گا--- لیکن بچّو--- یہودی اسقدر ڈِھیٹ مٹّی کے بنے ہوئے تھے کہ ان پر اس اَخلاق کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا اور انہوں نے بڑے غرُور سے جواب دیا--- کہ ہمیں کسی کی پروا نہیں ہے--- آپ کو جو کرنا ہو کر لیں---"

"پھر تو رسول اللہؐ نے قلعے کا محاصرہ کر لیا ہو گا---" اَشتَر نے کہا۔

"جب وہ خود یہی چاہتے تھے--- تو پھر ان کا محاصرہ کر لیا گیا۔ یہودی اب بھی باز نہ آئے اور قلعے کے اندر سے انہوں نے چھوٹی موٹی

جھڑپیں جاری رکھیں --- ایک دن ایک عورت نے قلعے کی دیوار پر سے ایک بھاری پتھر گرا کر ایک مسلمان کو شہید کر دیا --- دن پر دن گزرنے لگے --- یہاں تک کہ پورے پچیس دن ہو گئے۔ اب تو یہودیوں کے دماغ بھی ٹھکانے آ گئے --- قلعے کے اندر خوراک کا ذخیرہ بھی ختم ہونے لگا --- تو وہ پریشان ہوئے کہ اب کیا کریں --- اگر مسلمانوں کے ساتھ لڑتے ہیں تو مارے جائیں گے --- اور اگر قلعے میں بند رہتے ہیں --- تو بھی بھُوک سے مر جائیں گے کیونکہ خوراک تو ختم ہوتی جا رہی تھی۔"

"کتنے بے وقوف تھے وہ دادی اماں --- اگر وہ مسلمان ہو جاتے تو رسول اللہؐ انہیں معاف کر دیتے --- یا ویسے ہی اپنی غلطیوں کی معافی مانگ لیتے --- تو رسول اللہؐ تو اتنے مہربان تھے کہ انہیں پھر بھی معاف کر دیتے ---" اَشتَر نے کہا۔

"یہی تو بات ہے بیٹا --- کہ وہ خود بُرے تھے --- دوسروں کا بُرا چاہتے تھے --- اس لئے دوسروں کو بھی اپنے جیسا ہی سمجھتے تھے۔ ان کے دل میں رسول اللہؐ کے لئے اتنا بُغض بھرا ہوا تھا کہ اب بھی انہوں نے فیصلہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر نہیں چھوڑا بلکہ بڑی سوچ بچار کے بعد رسول اللہؐ کو پیغام بھیجا کہ ہم اس مُعاملے پر آپ سے تَصفِیَہ (یعنی بات چیت) کرنے پر تیار ہیں اور اپنی طرف سے قبیلۂ اَوْس کے سَعد بن مُعاذؓ کو حَکَم مقرر کرتے ہیں ---"

"دادی اماں --- حَکَم کیا عَربی میں جج کو کہتے ہیں ---" لیلیٰ نے پوچھا۔

"تم اپنی آسانی کے لئے اسے جج بھی کہہ سکتے ہو --- یعنی فیصلہ

کرنے والا--- عربوں میں یہ رواج تھا کہ جب کسی جھگڑے کو نپٹانا ہوتا--- تو جن دو فریقوں یعنی پارٹیوں میں جھگڑا ہوتا--- وہ اپنی مرضی سے کسی ایسے سیانے آدمی کو چُنتے--- جس پر انہیں اعتبار ہوتا کہ وہ اچھا فیصلہ کرے گا۔ وہ دونوں طرف کی بات سُن کر انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتا--- اسے حَکَمْ کہا جاتا تھا۔ تو بچّو---!!! جب یہودیوں نے سَعْد بن مُعاذؓ کو حَکَمْ مان کر خود کو رسول اللہؐ کی رحمت سے محروم کرلیا--- تو ان کی بات مان لی گئی---"

"دادی اماں--- سَعْد بن مُعاذؓ بھی تو مسلمان تھے اور یہودی تو مسلمانوں سے بہت نفرت کرتے تھے--- پھر انہوں نے ایک مسلمان کو اپنا حَکَمْ کیوں بنالیا---" اَشْتَرْ نے سوال کیا۔

"شاباش بیٹا--- یہ تم نے بہت اچھا سوال کیا ہے--- دراصل بات یہ تھی بیٹا--- کہ عربوں میں رواج تھا کہ مختلف قبیلے ایک دوسرے کے دوست بن جاتے تھے جسے "حَلِیْف" کہا جاتا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ جب ایک قبیلے پر کوئی مصیبت آتی تھی مثلاً کوئی دشمن حملہ کرتا تھا--- تو حلیف قبیلہ اس کی مدد کرتا تھا---"

"سَعْد بن مُعاذؓ کا تعلق قبیلۂ اَوْس سے تھا جو اسلام لانے سے پہلے "بَنُو قُرَیْظَہ" کے حلیف تھے--- یہودیوں کے دل میں یہ خیال تھا کہ وہ پرانی دوستی کا لحاظ کریں گے اور فیصلہ کرتے ہوئے ان کے ساتھ رعایت برتیں گے---"

"تو پھر دادی اماں--- حضرت سَعْدؓ نے یہودیوں کے ساتھ کوئی رعایت کی---" لیلیٰ بولی۔

"ابھی بتاتی ہوں بیٹے کہ حضرت سَعْدؓ نے یہ فیصلہ کس طرح

کیا--- ویسے بھی بیٹا--- چاہے کوئی مسلمان ہو یا غیر مُسلم--- یہ اس کا فرض ہوتا ہے کہ جب فیصلہ کرے تو عدل و انصاف کے ساتھ کرے۔ یہ سارے ہی مذہبوں کا اُصول ہے---"

"اچھا تو یہ سعدؓ جو تھے' ان دنوں بیمار تھے۔ غزوۂ خندق میں انہیں ایک مُہلک زخم آیا تھا۔ جو ابھی تک ٹھیک نہیں ہوا تھا۔ انہیں بھی اس کی اطلاع کر دی گئی کہ "بنو قریظہ" نے انہیں حکَم بنایا ہے۔ بات چیت کے لئے بنو قُریظہ نے قلعے کے دروازے کھول دیئے--- سب لوگ آکر بیٹھے--- مسلمان ایک طرف--- یہودی ایک طرف--- حضرت سعدؓ کو ان کے قبیلے کے لوگ سہارا دے کر لائے۔ رسول اللہؐ نے بھی ان کا اِستقبال کیا اور انہیں اِحترام سے بٹھایا گیا۔"

سعدؓ نے پہلے یہودیوں سے کہا--- "تم نے مجھے حکَم مانا ہے تو کیا میں جو فیصلہ کروں گا--- تمہیں منظور ہو گا---؟"

یہودیوں نے بڑی خوشی سے کہا--- کہ ہاں--- بیشک وہ ہمیں قبول ہو گا---

اب انہوں نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا--- "یا رسول اللہؐ---! کیا آپ بھی میرا فیصلہ قبول فرمائیں گے---؟"

رسول اللہؐ نے فرمایا--- "ہاں اے سعدؓ---!! ہمیں تم پر اعتماد ہے--- کیونکہ تم صاحبِ ایمان ہو---"

"اب جناب سعدؓ کو حوصلہ ہوا--- ان کا ایمان تازہ ہوا--- رسول اللہؐ کے اس اِعتماد نے انہیں اِحساس دلایا کہ انہیں بالکل صحیح فیصلہ کرنا ہو گا اور اس میں پرانے تعلقات کی وجہ سے کسی کے ساتھ کوئی نرمی یا رعایت نہیں کرنی ہو گی--- مگر یہودیوں کو اب بھی یہی امید

تھی کہ سَعدؓ ان کا لحاظ کریں گے--- کیونکہ وہ خُود وعدوں کو توڑنے والے اور مکّاریاں کرنے والے تھے۔ اس لئے انہیں پتہ ہی نہیں تھا کہ فیصلہ کرنے والے پر کتنی بھاری ذمّہ داری ہوتی ہے کہ وہ انصاف سے کام لے اور صحیح فیصلہ کرے--- اور مسلمانوں کے لئے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل کرنا ہوتی ہے---"

"پھر دادی اماں---؟!" اَشتَر اور لیلیٰ نے بڑے شوق سے پوچھا۔

"پھر یہ ہوا کہ سَعدؓ نے سب کو مُخاطب کر کے کہا--- "اے لوگو---! میں زندگی کی اس منزل پر ہوں کہ میں کسی تعلق، رشتہ داری اور دوستی کی وجہ سے عَدل اور انصاف کو نہیں چھوڑ سکتا--- ہاں میں اپنے خُدا کو حاضِر و ناظِر جان کر یہودیوں کی اپنی کتاب تورات سے فیصلہ کروں گا--- تاکہ انہیں اطمینان ہو جائے اور انہیں اسے ماننے میں کوئی عُذر یا اِعتِراض نہ ہو---"

"واہ دادی اماں--- یہ تو حضرت سَعدؓ نے بہت اچھا کیا--- ورنہ یہودی تو اتنے مکّار تھے کہ وہ بعد میں یہ فیصلہ ماننے سے انکار کر دیتے اور کہتے کہ یہ تو ہماری کتاب میں سے نہیں ہے---" اَشتَر نے کہا۔

"جی بیٹا---! فیصلہ کرنے والے کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ ان لوگوں کو اطمینان دلائے جن کے بارے میں فیصلہ کیا جا رہا ہے--- تو اب جبکہ یہودیوں نے یہ سُنا کہ سَعدؓ نے تو صاف اعلان کر دیا ہے کہ وہ کسی دوستی کا لحاظ نہیں کریں گے--- تو وہ دل ہی دل میں بہت گھبرائے--- مگر اب تو کچھ نہیں ہو سکتا تھا--- انہوں نے خود ہی تو حضرت سَعدؓ کو حَکَم بنایا تھا--- ورنہ اگر وہ رسول اللہؐ پر اِعتِماد کرتے تو کیا خبر وہ انہیں دوسرے یہودی قبیلوں کی طرح مدینے سے نکل جانے کی

اجازت دے دیتے۔ تو بچو---!! اب سَعدؓ نے فیصلہ سُنانا شروع کیا--- چونکہ انہوں نے یہ فیصلہ یہودیوں کی کتاب تورات میں سے کیا تھا اس لئے انہوں نے تورات میں سے پڑھ کر سنایا---"

"تورات میں لکھا ہے--- کہ "جب کسی شہر پر حملہ کرنے کیلئے جائے--- تو پہلے صُلح کا پیغام دے--- اگر وہ صُلح کر لیں اور تیرے لئے دروازے کھول دیں--- تو جتنے لوگ وہاں ہوں گے--- وہ سب تیرے غلام ہو جائیں گے لیکن--- اگر وہ صُلح نہ کریں--- تو ان کا مُحاصرہ کر اور جب تیرا خدا تجھ کو ان پر قبضہ دلا دے--- تو جس قدر مرد ہوں--- سب کو قتل کر دے--- باقی بچّے' عورتیں' جانور اور جو چیزیں شہر میں موجود ہوں--- سب تیرے لئے مالِ غنیمت ہوں گی---"

"تورات میں سے یہ حُکم پڑھنے کے بعد حضرت سَعدؓ نے کہا کہ کتابِ مُقدّس تورات سے یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ بَنُو قُرَیظہ کے مَردوں کو قتل کیا جائے گا--- ان کی عورتیں اور بچّے قیدی بنائے جائیں گے اور ان کا سارا مال مسلمانوں میں تقسیم کیا جائے گا---"

"ہائے دادی اماں---!!! سارے مردوں کو قتل--- سب کو---" لیلیٰ نے آنکھیں پھیلا کر کہا---

"دادی اماں--- لیلیٰ کو یہودیوں سے بہت ہمدردی ہو رہی ہے---" اَشتَر نے لیلیٰ کو چھیڑا۔

"ایسے ہی--- مجھے بھلا یہودیوں سے کیوں ہمدردی ہوگی--- وہ تو تھے ہی اتنے بُرے کہ انہیں سزا ملنی ہی چاہئے تھی---" لیلیٰ نے کھٹ سے جواب دیا۔

"غدّاری کی سزا موت ہوتی ہے اور یہودیوں نے تو ایسی غدّاری کی تھی کہ خَندَق کے موقع پر اگر ان کی سازش کامیاب ہوجاتی تو سارے مسلمانوں کو نقصان پہنچتا--- تو جب یہودیوں نے یہ فیصلہ سنا--- تو ان کے رنگ زرد پڑ گئے--- خوف سے تھر تھر کانپنے لگے--- رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سَعدؓ کی تعریف کی--- اور فرمایا---

"سَعدؓ---!! خدا تمہیں اس کا اَجر دے گا کہ تم نے انصاف سے فیصلہ کیا ہے---"

"پھر آپؐ نے فرمایا--- چونکہ یہودیوں نے اسے ماننے کا اقرار کیا تھا اس لئے انہیں یہ فیصلہ تسلیم کرنا پڑے گا---"

"اس کے ساتھ ہی رسول اللہؐ اٹھ کھڑے ہوئے اور یہودی مردوں کو گرفتار کرلیا گیا--- اور ان کی عورتوں اور بچّوں کو ایک جگہ جمع کرلیا گیا--- اس کے بعد قلعے کی تلاشی ہوئی تو اس میں سے پندرہ سو تلواریں، تین سو زرہیں--- دو ہزار نیزے اور پانچ سو ڈھالیں نکلیں--- اب تم خود ہی اندازہ لگا لو کہ انہوں نے مسلمانوں سے لڑنے کیلئے کتنی تیاریاں کر رکھی تھیں--- انہوں نے بہت ساری شراب بھی جمع کی ہوئی تھی جسے رسول اللہؐ کے حکم سے بہا دیا گیا---"

"توبہ--- کتنے بُرے لوگ تھے وہ---" لیلیٰ نے نفرت سے کہا۔

"ٹھیک کہا تم نے بیٹا--- وہ بہت بُرے لوگ تھے--- جب ہی تو انہیں اسلام کی اچّھائیاں اور رسولِؐ پاک کے اَخلاق نظر ہی نہیں آتے تھے--- ورنہ اگر وہ اسلام قبول کرلیتے تو اس بُرے انجام سے بچ جاتے---"

"تو بچو۔۔۔ "بَنُو قُرَیْظَہ" کے مردوں کو اُسامہ بن زَیدؓ کے مکان پر رکھا گیا اور عورتوں کو بنتِ حارث کے مکان پر۔ مگر ان سے پھر بھی بہت اچھا سُلوک کیا جاتا رہا۔۔۔ انہیں کھانے کیلئے کھجوریں اور پینے کیلئے پانی دیا گیا۔۔۔ جو عربوں کی عام غذا تھی۔۔۔"

"اگلے دن رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر گڑھے کھود دیں تاکہ یہودیوں کو سزا دی جاسکے۔۔۔ جب گڑھے تیار ہو گئے۔۔۔ تو انہیں پھر کھجوریں اور پانی دیا گیا تاکہ وہ بھوکے پیاسے نہ رہ جائیں۔۔۔"

"اس کے بعد رسولِ اکرمؐ نے مولا علیؑ کو حکم دیا کہ وہ یہودیوں کو سزائے موت دینا شروع کریں اور حضرت زُبیرؓ ان کی مدد کریں گے۔۔۔ تو بیٹا۔۔۔ اب یہودیوں کو چھوٹے چھوٹے گروہوں کی شکل میں لایا جانے لگا اور مولا علیؑ اور حضرت زُبیرؓ انہیں سزا دیتے رہے۔۔۔"

"اوئی دادی اماں۔۔۔ تھوڑا تھوڑا ڈر لگ رہا ہے۔۔۔" لیلیٰ نے دادی اماں کے گھٹنے سے لگتے ہوئے کہا۔

"نہ میری بچی۔۔۔!!! بھلا اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے۔۔۔" دادی اماں نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"جو لوگ بُرے کام کرتے ہیں، انہیں اس کی سزا تو ملتی ہے۔۔۔ اگر ایسے مجرموں کو ترس کھا کر چھوڑ دیا جائے تو دوسرے لوگوں کو بھی شہ ملتی ہے کہ وہ بھی اس قسم کے کام کریں اور سزا سے بچ جائیں اور اچھے لوگوں کی تو زندگی حرام ہو جائے۔۔۔"

"ڈرپوک۔۔۔!!! ڈرپوک۔۔۔!!!" اَشتر نے شور مچایا۔۔۔

"آج تو سارے یہودیوں کی رُوحیں لیلیٰ کے کمرے میں آئیں گی۔

آہا جی--- پھر مزہ آئے گا--- اس کا کمرہ تو بھر جائے گا---"

"اَشْتَر--- پھر وہی بات---!!!" دادی اماں نے ٹوکا---

"دادی اماں--- اگر یہ ڈرے گی تو پھر تو اس کو رُوحیں ضرور ہی ڈرائیں گی--- ہوہو---!!! اس طرح کرکے---" اَشْتَر نے صورت بگاڑی۔

"دادی اماں دیکھیں---!!!" لیلیٰ بسوری۔

"اَشْتَر--- مت ڈراؤ بہن کو--- چلو میری بات سنو--- اپنا چہرہ ٹھیک کرو---" دادی اماں نے ہولے سے ایک چپت اس کے گال پر لگائی--- اور قصّہ کہنے لگیں--- "ہاں تو بچّو--- یہودیوں کو سزا دیتے دیتے دوپہر ہو گئی---"

"اس کا مطلب ہے دادی اماں--- وہ بہت زیادہ تھے---" اَشْتَر نے کہا۔

"بیٹا--- ان کی تعداد بعض جگہ چار سو بتائی گئی ہے اور بعض جگہ چھ سو بھی لکھی ہوئی ہے---"

"اوہ--- دادی اماں--- اتنے زیادہ لوگوں کو سزائے موت دینا بھی تو بڑا کام تھا---" لیلیٰ نے کہا۔

"تو بیٹا--- یہ کام کرنے والے بھی تو مولا علیؑ تھے--- جنہوں نے سارے ہی بڑے بڑے معرکے سر کئے تھے--- ساری جنگوں میں آدھے لوگوں کو تو وہ قتل کرتے تھے--- تو جب یہودیوں کو سزا دیتے دیتے دوپہر ہو گئی تو رسول اللہؐ نے فرمایا--- "اب گرمی زیادہ ہو گئی ہے--- اس لئے ابھی ان کی سزا روک دو--- انہیں ٹھنڈا پانی اور کھجوریں دو--- جب وقت ٹھنڈا ہو گا--- تو باقی لوگوں کو سزا دی

جائے گی--- سورج ڈھلنے لگا اور دھوپ کم ہو گئی--- تو باقی یہودیوں کو بھی ٹھکانے لگا دیا گیا--- صرف ایک آدمی کو چھوڑا گیا---"

"وہ کس لئے دادی اماں---؟؟" اَشتَر نے پوچھا۔

"اس نے اسلام قبول کرلیا تھا---" دادی اماں نے بتایا۔

"اوہ--- تو باقی لوگ کتنے بدقسمت تھے اگر وہ بھی اسلام قبول کرلیتے--- تو دنیا میں بھی ان کی جان بچ جاتی اور آخرت میں بھی جہنّم میں نہ جاتے---" لیلیٰ نے کہا۔

"ہاں بیٹا--- جیسی کرنی ویسی بھرنی--- جو شخص عقل سے کام نہیں لیتا--- اور بُری باتوں کو ہی اچھا سمجھتا ہے--- اس کا انجام تو پھر ایسا ہی ہوتا ہے--- جیسے یہودیوں میں اس عورت کو بھی موت کی سزا دی گئی--- جس نے پتھر گرا کر ایک مسلمان کو شہید کر دیا تھا--- اور وہ حُیَیّ ابن اَخطَب بھی مارا گیا--- جو اپنے قبیلے بَنُو نَضِیر سے اس لئے بَنُو قُرَیظَہ میں آگیا تھا کہ مسلمانوں سے جی بھر کے دشمنی کر سکے---"

"اور دادی اماں--- جو عورتیں اور بچّے تھے---" لیلیٰ نے پوچھا۔

"عورتوں اور بچّوں کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی--- انہیں غلام اور کنیز بنا لیا گیا--- لیکن پھر بھی رسول اللہ ؐ نے حکم دیا کہ کسی ماں کو اس کے بچّے سے جدا نہ کیا جائے یہاں تک کہ وہ بچہ جوان ہو کر خُود مُختار ہو جائے--- تو بچّو---!!! اسلام کی تاریخ میں یہ واقعہ بڑی عبرت کا واقعہ ہے۔ بعض تاریخ لکھنے والے جو مسلمان نہیں ہیں--- وہ اسلام کی شان کو گھٹانے کے لئے کہتے ہیں کہ یہ ظلم تھا اور یہودیوں کو

مُعاف کر دینا چاہئے تھا--- لیکن وہ یہ نہیں دیکھتے کہ یہودیوں کو اپنے کرتُوتوں کے باوجود اس سزا سے بچنے کیلئے کتنی راہیں تھیں---"

"جیسے انہیں شروع میں ہی رسول اللہؐ نے بات چیت کی دعوت دے دی تھی--- مگر انہوں نے قبول نہیں کی۔ دوسرے جب مولا علیؑ لشکر لے کر پہنچے--- تو ان کی گالیوں کے باوجود رسول اللہؐ نے انہیں پھر ایک مرتبہ جنگ کے بغیر مُذاکرات سے مُعاملہ طے کرنے کو کہا--- لیکن انہوں نے پھر انکار کیا--- بعد میں خود ہی سَعدؓ کو حَکَم مقرر کرلیا--- اگر وہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر اِعتماد کرتے--- تو کیا خبر ان کی سزا میں کوئی نرمی ہی ہو جاتی--- اور سب سے بڑی بات یہ کہ وہ اسلام لے آتے--- تو نجات پالیتے---"

"تو بچوّ---!!! اسلام جہاں اَمن اور سلامتی کا مذہب ہے وہیں پر اس میں بُرے لوگوں کیلئے بڑی سخت سزائیں بھی ہیں--- تاکہ جب سزا دی جائے تو دوسرے لوگ عبرت پکڑیں اور انہیں ویسا کام کرنے کی پھر جُرأت نہ ہو---"

"اب تمہیں معلوم ہو گیا نا--- کہ مدینے میں رہنے والے تیسرے یہودی قبیلے "بَنُو قُرَیظَہ" کا انجام کیا ہوا--- اس سے تمہیں یہ بھی اندازہ ہو گیا ہو گا--- کہ یہودی کس قسم کی قوم ہے اور یہ مسلمانوں کے کتنے کٹّر دُشمن ہیں---"

"جی دادی اماں--- آپ نے پہلے بھی بتایا تھا---" لیلیٰ نے کہا۔

"ہم روز ٹی-وی پر جو دیکھتے ہیں کہ یہودی فلسطینیوں سے کتنا بُرا سُلوک کرتے ہیں---" اَشتَر نے بتایا۔

"بیٹا--- یہودی تو چاہتے ہیں کہ پھر ان علاقوں پر قبضہ کرلیں جن سے وہ نکالے گئے تھے--- جو قومیں مسلمانوں کے خلاف ہیں--- وہ بھی ان کا ساتھ دیتی ہیں--- یہ سب اس وجہ سے ہے کہ مسلمان قوم میں اِتّحاد نہیں ہے۔ انہوں نے پیغمبرؐ کے فرمان کو بھلا دیا ہے اور دوسری قوموں کی بُرائیوں کو اپنا لیا ہے۔ اسی لئے یہ دوسری قوموں سے پیچھے بھی رہ گئے ہیں---"

"تو اب بولو لیلیٰ بیٹی--- تمہارا ڈر کچھ کم ہوا---" دادی اماں نے پیار سے لیلیٰ کو اپنے ساتھ لگا کر کہا۔

"جی دادی اماں---" لیلیٰ نے سرہلایا۔

"اب تو تصویریں دیکھ کر نہیں ڈروگی نا---" انہوں نے پوچھا۔

"ڈرے گی تو یہ ضرور--- یہ تو ہے ہی ڈرپوک---!!!" اَشْتَر بولے بغیر نہیں رہ سکا۔

"اور آپ بڑے بہادر ہیں--- ہیں نا---" لیلیٰ نے چِڑ کر جواب دیا۔

"اچھا اب لڑنا ختم کرو اور جا کر اپنی اپنی ڈائری پر ضروری باتیں لکھ لو--- تاکہ یاد رہیں--- شاباش---" دادی اماں پھر اپنی سلائی کی ٹوکری میں سے لیلیٰ کا ننھا سا دوپٹہ نکال کر اس پہ بیل ٹانکنے لگیں۔

اَشْتَر نے منہ بنایا--- "دادی اماں--- آپ نے میری نماز والی ٹوپی پر تو کڑھائی کی نہیں اور اس لیلیٰ کی بچّی کا دوپٹہ بنانا شروع کر دیا ہے۔"

"لیلیٰ بھی تو تمہاری ہی بہن ہے نا بیٹا---" دادی اماں نے مسکرا

کر کہا--- "کڑھائی کا دھاگہ ختم ہو گیا تھا--- تو میں نے سوچا--- چلو پہلے اپنی ننھّی گڑیا کا دوپٹہ ہی مکمل کرلوں--- اب تم بازار سے دھاگا لاؤ گے--- تو تمہاری ٹوپی بھی فٹافٹ بن جائے گی---"

"آہا جی--- آہا--- پہلے میرا دوپٹہ بنے گا--- اَشتَر بھیّا جل جائیں گے---" لیلیٰ نے اَشتَر کو تنگ کرنے کیلئے کہا۔

اَشتَر نے لیلیٰ کا رِبن کھینچنا چاہا--- لیکن لیلیٰ لپک کر دادی اماں کے پیچھے چھپ گئی---

دادی اماں نے پیار سے اسے ہلکی سی چپت لگائی--- "شریر--- بھائی کو تنگ کرتی ہے--- اَشتَر کی ٹوپی کا بھی ذرا سا ہی کام رہ گیا ہے--- نہ تمہیں پہلے دوپٹہ ملے گا--- نہ اشتر کو ٹوپی--- شبِ قدر آرہی ہے--- اس دن تم دونوں اکٹھے یہ پہنو گے اور میرے ساتھ مل کر عبادت کرو گے---"

ہماری مطبوعات

اسلام دینِ فطرت
اسلام دینِ مُعاشرت
اسلام دینِ معرفت
اسلام دینِ حکمت
فلسفۂ مُعجزہ
فلسفۂ شہادت
فلسفۂ ولایت
فلسفۂ حجاب
فلسفۂ احکام
تاریخِ عاشوراء
گفتارِ عاشوراء
بنائے کربلا
مرگِ گُل رنگ
مکتبِ اسلام
مکتبِ رسولؐ
مکتبِ تشیّع
آخری فتح
انتظارِ امامؑ
توضیح المسائل اردو
توضیح المسائل فارسی
شریعت کے احکام

کتابُ الدعاء والزیارات
اعمالِ حج
حکایاتُ القرآن
حیاتِ انسان کے چھ مرحلے
مقالاتِ مطہری
بُت شکن
مردِ انقلاب
ہار جیت
آلِ محمدؐ کا دیوانہ۔ بُہلولِ دانا
فُزتُ بِرَبِّ الکَعبَۃِ
سخن
ابُوطالب۔ مظلومِ تاریخ
تفسیر سورۃ حمد
شرحِ قرآن
سیر و سُلوک
یَسَّرنَا القرآن
غدیر کی برکتیں
تعلیماتِ اسلامی
پاسدارانِ اسلام
دعائے خلیل، نویدِ مسیحا
انسانِ کامل

نیز بچّوں کے لیے دل چسپ مذہبی کہانیاں بھی دستیاب ہیں!

اُردو اور انگریزی مطبوعات کی مکمل فہرست تمام بک اسٹالوں پر دستیاب ہے طلب فرمائیں۔

جامعہ تعلیماتِ اسلامی پاکستان